Regd. No. L. 5252
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

فی پرچہ ۱۰؍

یوم: جمعہ ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹	۱۸ تبلیغ ۱۳۳۴ھش	۱۸ فروری ۱۹۵۵ء	نمبر ۴۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے "درد نقرس کی ابھی تکلیف ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً افاقہ ہے۔ ورم قریباً اتر گیا ہے۔ لیکن فالج کے اثر کی وجہ سے چلنے پھرنے سے ناحال معذور ہیں ۔ احباب آپ کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہونے کی بشارت

پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریّت و نسل ہوگا .... اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظھر الاول والاٰخر مظھر الحق والعلاء کان اللّٰہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالینگے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا وکان امرًا مقضیًا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۵۵ء

”کھلی نشانی“

اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک پیشگوئی فرمائی۔ جو اپنی عظمت کے لحاظ سے ایک ایسا نشان ہے۔ جس سے مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور آپ کے مامور من اللہ ہونے پر ایک نہایت محکم اور بین دلیل قائم ہوتی ہے۔ اس پیشگوئی کی عظمت پیشگوئی کے ابتدائی الفاظ سے ہی واضح ہوتی ہے۔ جو حسب ذیل ہیں۔

”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تونے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کردیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔“

اللہ تعالےٰ نے اس نشان کو ”قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان“ ”فضل اور احسان کا نشان“ اور ”فتح و ظفر کا نشان“ فرمایا ہے یہ نشان اللہ تعالےٰ نے آپ کو آپ کی تضرعات اور دعاؤں کے نتیجہ میں دیا۔ جو آپ نے اللہ تعالےٰ کے حضور مانگیں۔ اور جس کے لئے حضور نے اپنا وطن چھوڑ کر لدھیانہ اور ہوشیارپور کا سفر اختیار کیا۔ اور یہ تضرعات اور دعائیں چالیس دن تک تنہائی میں کی گئیں آخر اللہ تعالےٰ نے آپ کی تضرعات اور دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا۔ یہ تضرعات اور دعائیں کس لئے اور کیوں تھیں۔ وہ اس پیشگوئی کے ان ابتدائی الفاظ کے آخری حصہ سے واضح ہوتی ہیں۔ جہاں بتایا گیا ہے۔ کہ یہ عظیم نشان اس لئے دیا گیا ہے۔

”تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اسکے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔“

پیشگوئی کے ان الفاظ سے واضح ہوتا ہے۔ کہ حضور اقدس کی تضرعات اور دعائیں ان اغراض کے لئے تھیں جو پیشگوئی کے ان ابتدائی الفاظ میں بتائی گئی ہیں۔ یعنے آپ اسلام اور صرف اسلام کی فتح اور غلبہ چاہتے تھے۔ آپ صرف یہ چاہتے تھے۔ کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کو بھول چکے ہیں۔ وہ از سرنو اس کے بندے بن جائیں۔ لوگ ایک واحد قادر خدا کی عبادت کرنے لگیں۔ آپ چاہتے تھے کہ تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اسکے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔“

یہ کھلی نشانی کیا ہے۔ ہم آج کے الفضل میں پوری پیشگوئی درج کر رہے ہیں۔ یہ کھلی نشانی کس طرح قائم ہوئی۔ اس مختصر مقالہ میں اس کی تفصیل کی گنجائش نہیں۔ ہم یہاں صرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا بیان درج کر دیتے ہیں۔

”میں اسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا۔ کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں خبر دی۔ کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہونچے گا۔ اور توحید دنیا میں قائم ہوگی۔“

(الفضل جلد ۳۲ نمبر ۶۲ مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۴۴ء)

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ بیان واضح ہے۔ آپ نے جو کارنامے سرانجام دیئے ہیں ان پر اور آپ کی شخصیت پر غور کرنے سے ہر صداقت پسند انسان یہی فیصلہ کریگا کہ ”مصلح موعود“ کی عظیم پیشگوئی آپ کے وجود سے پوری ہوئی ہے۔ اور یہی وہ ”کھلی نشانی“ ہے۔ جس کے لئے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تضرعات اور دعائیں کی تھیں۔ جن کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو یہ بشارت دی۔ جو ہم دیکھ رہے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات میں شکوہ اور شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہے جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچ رہا ہے اور توحید دنیا میں قائم ہو رہی ہے۔

جماعت احمدیہ کی چھتیسویں ۳۶ مجلس مشاورت

مورخہ ۷-۸-۹-۱۰ اپریل بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چھتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۷-۸-۹-۱۰ شہادت ۱۳۳۴ھ بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار مطابق ۷ تا ۱۰ اپریل ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری خلیفۃ المسیح الثانی)

مصلح موعود

از مکرم محمد ابراھیم صاحب شاد

آج یوم مصلح موعود ہے
اس لئے سب رنج و غم مفقود ہے

ہیں مسرت کی فضائیں ہر طرف
آج کا دن ساعت مسعود ہے

قلب مومن کو طمانیت ہوئی
مل گیا اب گوہر مقصود ہے

پرتو مہر منور کے طفیل
اب جہاں سے تیرگی نابود ہے

جس نے آنا تھا وہ آیا وقت پر
انتظار اب اور کی بے سود ہے

دی خبر جس کی مسیحا نے ہمیں
آج وہ مرد خدا موجود ہے

کون ہے ”حق و صداقت کا نشاں“
ابن مہدی حضرت محمود ہے

حسن و احساں میں مسیحا کا نظیر
وہ بلاشک مصلح موعود ہے

وہ ہے تصدیق محمدؐ سر بسر
بے گماں وہ شاہد مشہود ہے

کلمۃ اللہ حضرت فضل عمر
یادگار احمد موعود ہے

دولت عرفان جس نے دی ہمیں
شاد اپنا شاہ لطف و جود ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہدِ خلافت میں دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ

اور قرآن پاک کی اشاعت

"زمین کے کناروں تک شہرت پانے۔" "دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ" ظاہر کرنے کی پیشگوئی کا عملی ظہور

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کرنے" کے لئے جس عظیم الشان فرزند کی خبر دی۔ اس کی ایک علامت اس نے یہ بیان فرمائی تھی۔

"وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"

آج یہ علامت بھی دیگر علامتوں کی طرح جماعت احمدیہ کے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعہ کے وجود باجود میں جس طرح حیرت انگیز رنگ میں پوری ہو رہی ہے۔ اسے دیکھ کر دل بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے لبریز ہو جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جن حالات میں جماعت کی قیادت کی نازک اور اہم ذمہ داری سنبھالی، اور پھر جس طرح اپنوں اور غیروں نے قدم قدم پر روکاوٹیں ڈالیں۔ مخالفتیں کیں۔ اور مشکلات ومصائب کے طوفان بپا کئے۔ کو سامنے رکھیے۔ پھر اس امر کو بھی ملحوظ رکھیئے کہ اسلام کے تنزل اور مادیت و دہریت کے غلبہ کے اس زمانہ میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام کتنا مشکل کٹھن بلکہ بظاہر ناممکن نظر آتا ہے۔

ان تمام امور کو سامنے رکھ کر اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور اسکے حیرت انگیز خوشکن نتائج کا جائزہ لیں۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں دنیا کے کونے کونے میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور پھر خود اندازہ لگائیے کہ کیا یہ کام واقعی اس امر کا ثبوت نہیں کہ

یہ قدسی نفس وجود فی الحقیقت آج "دنیا کے کناروں تک شہرت" پا چکا ہے۔ "قومیں اس سے برکت" حاصل کر رہی ہیں۔ اور "دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ" دنیا پر ظاہر ہو رہا ہے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی اور نگرانی میں اسلام کی تبلیغ قرآن پاک اور دیگر اسلامی لٹریچر کی اشاعت اور مساجد کی تعمیر کا جو عظیم الشان کام ہو رہا ہے اس کا ایک سرسری اندازہ ذیل کے اعداد و شمار سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو وکالت تبشیر کے شکریہ کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں: (خورشید احمد)

وہ ممالک جہاں ہمارے مشن قائم ہیں اور تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں

نام ملک	جماعتوں کی تعداد
امریکہ	۸
سوئٹزرلینڈ	۲
ہالینڈ	۱
انگلستان	۱
جرمنی	۲
سپین	۱
گولڈکوسٹ مغربی افریقہ	۲۴۷
سیرالیون "	۴۴
نائیجیریا "	۳۳
فری ٹاؤن "	۱
مشرقی افریقہ	۱۸
برما	۱
حبشہ	۳
انڈونیشیا	۴۳
لنکا	۳
ملایا	۵
ماریشس	۵
اسرائیل	۲
ہانگ کانگ	۱۰
سنگاپور	۱
بورنیو	۵

مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنیوالے مجاہدین کی تعداد

ملک	تعداد
امریکہ	۵
سوئٹزرلینڈ	۱
ہالینڈ	۲
انگلستان	۳
جرمنی	۱
سپین	۱
گولڈکوسٹ	۶
سیرالیون (مغربی افریقہ)	۵
نائیجیریا (مغربی افریقہ)	۲
فری ٹاؤن (مغربی افریقہ)	۱
مشرقی افریقہ	۱۰
برما	۱
انڈونیشیا	۱۱
لنکا	۱
ملایا	۲
ماریشس	۱
اسرائیل	۱
بورنیو	۲

تراجم قرآن مجید

انگریزی۔ ڈچ۔ جرمن اور سواحیلی زبان میں قرآن مجید کے تراجم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے شائع ہو چکے ہیں۔ ملائی زبان میں ترجمہ بھی تیار ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں دنیا کی دیگر متعدد اہم زبانوں میں بھی قرآن پاک کے تراجم تیار کئے جا رہے ہیں اور اس طرح مصلح موعود ایدہ اللہ کے ذریعہ پیشگوئی کے مطابق دنیا کے کونے کونے میں "کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر" ہو رہا ہے

مختلف ممالک میں احمدیہ مساجد کی تعداد

دیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں

ملک	تعداد	ملک	تعداد
گولڈکوسٹ (مغربی افریقہ)	۱۵۰	انڈونیشیا	۱۴
سیرالیون "	۲۵	سیلون	۱
نائیجیریا "	۱۹	ملایا	۱
فری ٹاؤن	۱	ماریشس	۱
مشرقی افریقہ	۱۲	اسرائیل	۱
برما	۱	انگلستان	۱
امریکہ	۲	بورنیو	۱

اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے (الفتح)

"جو شخص بھی ان لوگوں کے حیرت زا کارناموں کو دیکھے گا۔ وہ حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کس طرح اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے۔ جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے صرف وہی ہیں جو اس راہ میں اپنے اموال اور جانیں خرچ کر رہے ہیں۔"

(الفتح قاہرہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ)

پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا رؤیا

مورخہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۴۴ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے اپنی وہ رؤیاء بیان فرمائی تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا کہ حضور ایدہ اللہ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہیں۔ ۲۰ فروری کو چونکہ یوم مصلح موعود کی مبارک تقاریب منائی جارہی ہے۔ اس لئے اس تقریب کی مناسبت سے حضور کا یہ رؤیاء حضور کے مبارک الفاظ میں ہی درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"میں نے دیکھا میں ایک مقام پر ہوں جہاں جنگ ہو رہی ہے۔ وہاں کچھ عمارتیں ہیں نہ معلوم وہ گڑھیاں ہیں یا ٹرینچز ہیں۔ بہرحال وہ جنگ کے ساتھ تعلق رکھنے والی کچھ عمارتیں ہیں۔ وہاں کچھ لوگ ہیں جن کے متعلق میں نہیں جانتا کہ آیا وہ ہماری جماعت کے لوگ ہیں یا یونہی مجھے ان سے تعلق ہے میں ان کے پاس ہوں۔ اتنے میں مجھے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے جرمن فوج نے جو اس فوج سے کہ جس کے پاس میں ہوں برسرپیکار ہے۔ یہ معلوم کر لیا ہے کہ میں وہاں ہوں اور اس نے اس مقام پر حملہ کر دیا ہے۔ اور وہ حملہ اتنا شدید ہے کہ اس جگہ کی فوج نے پسپا ہونا شروع کر دیا یہ کہ وہ انگریزی فوج تھی یا امریکن فوج یا کوئی اور فوج تھی۔ اس کا مجھے اس وقت کوئی خیال نہیں آیا۔ بہرحال وہاں جو فوج تھی اس کو جرمنوں سے دبنا پڑا اور اس مقام کو چھوڑ کر وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب وہ فوج پیچھے ہٹی تو جرمن اس عمارت میں داخل ہوگئے جس میں میں تھا۔ تب میں خواب میں کہتا ہوں دشمن کی جگہ پر رہنا درست نہیں اور یہ مناسب نہیں کہ اب اس جگہ ٹھہرا جائے۔ یہاں سے ہمیں بھاگ چلنا چاہیئے۔ اس وقت میں رؤیاء میں صرف یہی نہیں کہ تیزی سے چلتا ہوں بلکہ دوڑتا ہوں۔ میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں اور وہ بھی میرے ساتھ ہی دوڑتے ہیں۔ اور جب میں نے دوڑنا شروع کیا تو رؤیاء میں مجھے یوں معلوم ہوا جیسے میں

انسانی مقدرت سے زیادہ

تیزی کے ساتھ دوڑ رہا ہوں اور کوئی ایسی زبردست طاقت مجھے تیزی سے لے جارہی ہے کہ میلوں میل ایک آن میں میں طے کرتا جارہا ہوں اس وقت میرے ساتھیوں کو بھی دوڑنے کی ایسی ہی طاقت دی گئی۔ مگر پھر بھی وہ مجھ سے بہت پیچھے رہ جاتے ہیں اور میرے پیچھے ہی

جرمن فوج کے سپاہی

میری گرفتاری کے لئے دوڑتے آرہے ہیں مگر شاید ایک منٹ بھی نہیں گذرا ہوگا کہ مجھے رؤیاء میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ جرمن سپاہی بہت پیچھے رہ گئے ہیں مگر میں چلتا چلا جاتا ہوں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹی چلی جارہی ہے۔ یہاں تک کہ میں ایک ایسے علاقہ میں پہنچا جو

دامن کوہ

کہلانے کا مستحق ہے۔ ہاں جس وقت جرمن فوج نے حملہ کیا ہے رؤیا میں مجھے یاد آتا ہے کہ کسی سابق نبی کی پیشگوئی ہے یا خود میری کوئی پیشگوئی ہے اس میں اس واقعہ کی خبر پہلے سے دی گئی تھی۔ اور تمام نقشہ بھی بتایا گیا تھا کہ جب موعود اس مقام سے دوڑے گا تو اس اس طرح دوڑے گا اور پھر فلاں جگہ جائے گا۔ چنانچہ رؤیاء میں جہاں میں پہنچا ہوں وہ مقام اس پہلی پیشگوئی کے عین مطابق ہے۔ اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ پیشگوئی میں اس امر کا بھی ذکر ہے کہ ایک خاص راستہ ہے جسے میں اختیار کروں گا۔ اور اس راستہ کے اختیار کرنے کی وجہ سے

دنیا میں بہت اہم تغیرات

ہوں گے۔ اور دشمن مجھے گرفتار کرنے میں ناکام رہے گا۔ چنانچہ جب میں یہ خیال کرتا ہوں تو اس مقام پر مجھے کئی پگڈنڈیاں نظر آتی ہیں جن میں سے کوئی کسی طرف جاتی ہے اور کوئی کسی طرف۔ میں ان پگڈنڈیوں کے بالمقابل دوڑتا چلا گیا ہوں تا معلوم کروں کہ پیشگوئی کے مطابق مجھے کس کس راستہ پر جانا چاہیئے۔ اور میں اپنے دل میں یہ خیال کرتا ہوں کہ مجھے تو یہ معلوم نہیں کہ میں نے کس راستہ سے جانا ہے اور میرا کس راستہ سے جانا خدائی پیشگوئی کے مطابق ہے۔ ایسا نہ ہو میں غلطی سے کوئی ایسا راستہ اختیار کروں جس کا پیشگوئی میں ذکر نہیں۔ اس وقت میں اس سڑک کی طرف جارہا ہوں جو سب سے آخر میں بائیں طرف ہے۔ اس وقت میں دیکھتا ہوں کہ مجھ سے کچھ فاصلہ پر میرا ایک اور ساتھی ہے اور وہ مجھے آواز دیکر کہتا ہے کہ اس سڑک پر نہیں دوسری سڑک پر جائیں اور میں اس کے کہنے پر اس سڑک کی طرف جو بہت دور ہٹ کر ہے واپس لوٹتا ہوں۔ وہ جس سڑک کی طرف مجھے آوازیں دے رہا ہے انتہائی دائیں طرف ہے اور جس سڑک کو میں نے اختیار کیا تھا وہ انتہائی بائیں طرف تھی۔ پس چونکہ میں انتہائی بائیں طرف تھا اور جس طرف وہ مجھے بلا رہا تھا وہ انتہائی دائیں طرف تھی۔ اس لئے میں لوٹ کر اس سڑک کی طرف چلا۔ مگر جس وقت میں پیچھے کی طرف واپس ہٹا ایسا معلوم ہوا کہ میں

زبردست طاقت کے قبضہ میں

ہوں۔ اور اس زبردست طاقت نے مجھے پکڑ کر درمیان میں سے گذرنے والی ایک پگڈنڈی پر چلا دیا۔ میرا ساتھی مجھے آوازیں دیتا چلا جاتا ہے کہ اس طرف نہیں اس طرف۔ اس طرف نہیں اس طرف مگر میں اپنے آپ کو بالکل بے بس پاتا ہوں اور درمیانی پگڈنڈی پر بھاگتا چلا جاتا ہوں۔

(اس جگہ کی شکل رؤیا کے مطابق اس طرح بنتی ہے)

مغرب

دامن کوہ کا علاقہ

دایاں پہاڑی راستہ

بایاں پہاڑی راستہ

شمال

جنوب

مشرق

جب میں تھوڑی دور چلا تو مجھے وہ نشانات نظر آنے لگے جو پیشگوئی میں بیان کئے گئے تھے اور میں کہتا ہوں میں اسی راستہ پر آگیا جو خدا تعالیٰ نے پیشگوئی میں بیان فرمایا تھا۔ اس وقت رؤیا میں ہی اس کی کچھ توجیہہ بھی کرتا ہوں کہ میں درمیانی پگڈنڈی پر جو چلا ہوں تو اس کا کیا مطلب ہے۔ چنانچہ جس وقت میری آنکھ کھلی معاً مجھے خیال آیا کہ دایاں اور بایاں راستہ جو رؤیا میں دکھایا گیا ہے۔ اس میں

بائیں راستہ سے مراد

خالص دنیوی کوششیں اور تدبیریں ہیں اور

دائیں راستہ سے مراد

خالص دینی طریق دعا اور عبادتیں وغیرہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ

ہماری جماعت کی ترقی

درمیانی راستے پر چلنے سے ہوگی۔ یعنی کچھ تدبیریں اور کوششیں ہوں گی اور کچھ دعائیں اور تقدیریں ہوں گی اور پھر یہ بھی میرے ذہن میں آیا کہ دیکھو قرآن شریف نے امت محمدیہ کو امۃ وسطاً قرار دیا ہے۔ اس وسطی راستہ پر چلنے کے یہی معنے ہیں کہ یہ امت اسلام کا کامل نمونہ ہوگی۔ اور چھوٹی پگڈنڈی کی یہ تعبیر ہے کہ راستہ گو درست راستہ ہے مگر اس میں مشکلات بھی ہوتی ہیں۔ غرض میں اس راستہ پر چلنا شروع ہوا اور مجھے یوں معلوم ہوا کہ دشمن بہت پیچھے رہ گیا ہے اتنی دور کہ نہ اس کے قدموں کی آہٹ سنائی دیتی ہے اور نہ اس کے آنے کا کوئی امکان پایا جاتا ہے مگر ساتھ ہی میرے ساتھیوں کے بھی ... ٹیلے بھی کمزور ہوتی چلی جاتی ہیں اور وہ بھی بہت پیچھے رہ گئے ہیں مگر میں دوڑتا چلا جاتا ہوں اور زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹتی چلی جارہی ہے۔ اس وقت میں کہتا ہوں کہ اس واقعہ کے متعلق جو پیشگوئی تھی اس میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ اس راستہ کے بعد پانی آئے گا۔ اور اس پانی کو عبور کرنا بہت مشکل ہوگا۔ اس وقت میں راستہ پر چلتا تو چلا جاتا ہوں مگر ساتھ ہی کہتا ہوں

وہ پانی کہاں ہے؟

جب میں نے کہا وہ پانی کہاں ہے تو یکدم میں نے دیکھا کہ میں ایک بہت بڑی جھیل کے کنارے پر کھڑا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس جھیل کے پار ہو جانا پیشگوئی کے مطابق ضروری ہے میں نے اس وقت دیکھا کہ جھیل پر کچھ چیزیں تیر رہی ہیں وہ ایسی لمبی ہیں جیسے سانپ ہوتے ہیں۔ اور ایسی باریک اور ہلکی چیزوں سے بنی ہوئی ہیں جیسے بئے وغیرہ کے گھونسلے نہایت باریک تنکوں کے ہوتے ہیں وہ اوپر سے گول ہیں جیسے اژدہا کی پیٹھ ہوتی ہے۔ اور رنگ ایسا ہے جیسے بئے کے گھونسلے کا سفیدی زردی اور خاکی رنگ ملا ہوا جو وہ پانی پر تیر رہی ہیں۔ اور ان کے اوپر کچھ لوگ سوار ہیں جو انکو چلا رہے ہیں۔ خواب میں میں سمجھتا ہوں یہ

بُت پرست قوم

ہے۔ اور یہ چیزیں جن پر لوگ سوار ہیں ان کے بُت ہیں اور یہ سال میں ایک دفعہ اپنے بتوں کو نہلاتے ہیں اور اب بھی یہ لوگ اپنے بتوں کو نہلانے کی غرض سے مقررہ گھاٹ کی طرف لے جا رہے ہیں۔ جب مجھے اور کوئی چیز پار لے جانے کیلئے نظر نہ آئی تو میں نے زور سے چھلانگ لگائی اور ایک بت پر سوار ہو گیا۔ تب میں نے سنا کہ بتوں کے پجاری زور زور سے

مشرکانہ عقائد کا اظہار

منتروں اور گیتوں کے ذریعہ سے کرنے لگے۔ اس پر میں نے دل میں کہا کہ اس وقت خاموش رہنا غیرت کے خلاف ہے اور بڑے زور زور سے میں نے توحید کی دعوت ان لوگوں کو دینی شروع کی اور شرک کی برائیاں بیان کرنے لگا۔ تقریر کرتے ہوئے مجھے یوں معلوم ہوا کہ میری زبان

اردو نہیں بلکہ عربی ہے

چنانچہ میں عربی میں بول رہا ہوں اور بڑے زور سے تقریر کر رہا ہوں۔ رؤیا میں ہی مجھے خیال آتا ہے کہ ان لوگوں کی زبان تو عربی نہیں یہ میری باتیں کس طرح سمجھیں گے مگر میں محسوس کرتا ہوں کہ گو ان کی زبان کوئی اور ہے مگر یہ میری باتوں کو خوب سمجھتے ہیں۔ چنانچہ میں اسی طرح ان کے سامنے

عربی میں تقریر

کر رہا ہوں اور تقریر کرتے کرتے بڑے زور سے ان کو کہتا ہوں کہ تمہارے یہ بت اس پانی میں غرق کئے جائیں گے اور خدائے واحد کی حکومت دنیا میں قائم کی جائے گی۔ ابھی میں یہ تقریر کر ہی رہا تھا کہ مجھے معلوم ہوا کہ اس کشتی نما بت والا جس پر میں سوار ہوں یا اس کے ساتھ کے بت والا بت پرستی کو چھوڑ کر

میری باتوں پر ایمان

لے آیا ہے اور موحد ہو گیا ہے۔ اس کے بعد اثر پڑھنا شروع ہوا۔ اور ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا اور تیسرے کے بعد چوتھا اور چوتھے کے بعد پانچواں شخص میری باتوں پر ایمان لاتا، مشرکانہ باتوں کو ترک کرتا اور مسلمان ہوتا چلا جاتا ہے۔ اتنے میں ہم جھیل پار کر کے دوسری طرف پہنچ گئے۔ جب ہم جھیل کے دوسری طرف پہنچ گئے تو میں ان کو حکم دیتا ہوں کہ ان بتوں کو جیسا کہ پیشگوئی میں بیان کیا گیا تھا پانی میں غرق کر دیا جائے اس پر جو لوگ موحد ہو چکے ہیں وہ بھی اور جو ابھی موحد تو نہیں ہوئے مگر ڈھیلے پڑ گئے ہیں۔ میرے سامنے جاتے ہیں اور میرے حکم کی تعمیل میں اپنے

بتوں کو جھیل میں غرق

کر دیتے ہیں اور میں خواب میں حیران ہوں کہ یہ تو کسی تیز نمانے مادے کے بنے ہوئے تھے یہ اس آسانی سے جھیل کی تہ میں کس طرح چلے گئے صرف پجاری پکڑ کر ان کو پانی میں غوطہ دیتے ہیں اور وہ پانی کی گہرائی میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اس کے بعد میں کھڑا ہو گیا اور پھر انہیں تبلیغ کرنے لگ گیا۔ کچھ لوگ تو ایمان لا چکے تھے مگر باقی قوم جو ساحل پر تھی ابھی ایمان نہیں لائی تھی۔ اس لئے میں نے ان کو تبلیغ کرنی شروع کر دی۔ یہ تبلیغ میں ان کو عربی زبان میں ہی کرتا ہوں۔ جب میں انہیں تبلیغ کر رہا ہوں تاکہ باقی لوگ بھی اسلام لے آئیں تو یکدم میری حالت میں تغیر پیدا ہوتا ہے اور مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اب میں نہیں بول رہا بلکہ

خدا تعالیٰ کی طرف سے الہامی طور پر

باتیں میری زبان پر جاری کی جا رہی ہیں۔ جیسے خطبہ الہامیہ تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری ہوا۔ غرض میرا کلام اس وقت بند ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ نے میری زبان سے بولنا شروع ہو جاتا ہے۔ بولتے بولتے میں بڑے زور سے ایک شخص کو جو غالباً سب سے پہلے ایمان لایا تھا (غالباً کا لفظ میں نے اس لئے کہا کہ مجھے یقین نہیں کہ وہی شخص پہلے ایمان لایا ہو۔ ہاں غالب گمان یہی ہے کہ وہی شخص پہلا ایمان لانے والا یا پہلے ایمان لانے والوں میں سے بااثر اور سفید رو جود تھا۔ بہرحال میں یہی سمجھتا ہوں کہ وہ سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہے۔ اور میں نے اس کا اسلامی نام

عبد الشکور

رکھا ہے۔ میں اس کو مخاطب کرتے ہوئے بڑے زور سے کہتا ہوں کہ جیسا کہ پیشگوئیوں میں بیان کیا گیا ہے میں اب آگے جاؤں گا۔ اس لئے اے عبد الشکور تجھ کو میں اس قوم میں اپنا نائب مقرر کرتا ہوں تیرا فرض ہوگا۔ میری واپسی تک اپنی قوم میں توحید کو قائم کرے اور شرک کو مٹا دے۔ اور تیرا فرض ہوگا کہ اپنی قوم کو

اسلام کی تعلیم

پر قائم رکھے۔ میں واپس آ کر تجھ سے حساب لوں گا اور دیکھوں گا کہ تجھے میں نے جن فرائض کی سرانجام دہی کے لئے مقرر کیا ہے ان کو تو نے کہاں تک ادا کیا ہے۔ اس کے بعد وہی الہامی حالت جاری رہتی ہے اور میں

اسلام کی تعلیم کے اہم امور

کی طرف اسے توجہ دلاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ تیرا فرض ہوگا کہ ان لوگوں کو سکھائے کہ اللہ ایک ہے اور محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور کلمہ پڑھتا ہوں۔ اور اس کے سکھانے کا اسے حکم دیتا ہوں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کی اور آپ کی تعلیم پر عمل کرنے کی اور سب لوگوں کو اس ایمان کی طرف بلانے کی تلقین کرتا ہوں

جس وقت میں یہ تقریر کر رہا ہوں (جو خود الہامی ہے) یوں معلوم ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت اللہ تعالیٰ نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری زبان سے بولنے کی توفیق دی اور آپ فرماتے ہیں **انا محمد عبدہ ورسولہ** اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر پر بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور آپ فرماتے ہیں **انا المسیح الموعود** اس کے بعد میں ان کو اپنی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ چنانچہ اس وقت میری زبان پر جو فقرہ جاری ہوا وہ یہ ہے **وانا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفتہ** اور میں بھی مسیح موعود ہوں یعنی

اس کا مثیل اور اس کا خلیفہ ہوں۔ تب خواب ہی میں مجھ پر ایک رعشہ کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ اور میں کہتا ہوں۔ کہ میری زبان پر کیا جاری ہوا۔ اور اس کا کیا مطلب ہے کہ

میں مسیح موعود ہوں

اس وقت معاً میرے ذہن میں یہ بات آئی۔ کہ اس کے آگے جو الفاظ ہیں۔ کہ مثیلہٗ میں اس کا نظیر ہوں۔ وخلیفتہٗ اور اس کا خلیفہ ہوں۔ یہ الفاظ اس سوال کو حل کر دیتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ اس کے مطابق اور اسے پورا کرنے کے لئے یہ فقرہ میری زبان پر جاری ہوا ہے۔ اور مطلب یہ ہے۔ کہ اس کا مثیل ہونے اور اس کا خلیفہ ہونے کے لحاظ سے ایک رنگ میں میں بھی مسیح موعود ہی ہوں۔ کیونکہ جو کسی کا نظیر ہوگا۔ اور اس کے اخلاق کو اپنے اندر لے لیگا۔ وہ ایک رنگ میں اس کا نام پانے کا مستحق بھی ہوگا۔ پھر میں تقریر کرتے ہوئے کہتا ہوں۔

میں وہ ہوں

جس کے ظہور کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں منتظر بیٹھی تھیں۔ اور جب میں کہتا ہوں میں وہ ہوں۔ جس کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں اس سمندر کے کنارے پر انتظار کر رہی تھیں۔ تو میں نے دیکھا کہ کچھ نوجوان عورتیں جو سات یا نو ہیں۔ جن کے لباس صاف ستھرے ہیں۔ دوڑتی ہوئی میری طرف آتی ہیں۔ مجھے السلام علیکم کہتی ہیں اور ان میں سے بعض برکت حاصل کرنے کے لئے میرے کپڑوں پر ہاتھ پھیرتی جاتی ہیں۔ اور کہتی ہیں۔ ہاں ہم تصدیق کرتی ہیں۔ کہ ہم انیس سو سال سے آپ کا انتظار کر رہی تھیں۔ اس کے بعد میں بڑے زور سے کہتا ہوں۔ کہ میں وہ ہوں۔ جسے علوم اسلام اور علوم عربی اور اس زبان کا فلسفہ ماں کی گود میں اس کی دونوں چھاتیوں سے دودھ کے ساتھ پلائے گئے تھے رؤیا میں جو

ایک سابق پیشگوئی

کی طرف مجھے توجہ دلائی گئی تھی۔ اس میں یہ بھی خبر تھی۔ کہ جب وہ موعود بھاگے گا۔ تو ایک ایسے علاقہ میں پہنچے گا۔ جہاں ایک جھیل ہوگی اور جب وہ اس جھیل کو پار کر کے دوسری طرف جائیگا۔ تو وہاں ایک قوم ہوگی۔ جس کو وہ تبلیغ کرے گا۔ اور وہ اس کی تبلیغ سے متاثر ہو کر مسلمان ہو جائیگی۔ تب وہ دشمن جس سے وہ موعود بھاگے گا۔ اس قوم سے مطالبہ کرے گا کہ اس شخص کو ہمارے حوالے کیا جائے۔ مگر وہ قوم انکار کر دے گی۔ اور کہے گی ہم لڑ کر مر جائیں گے مگر اسے تمہارے حوالے نہیں کریں گے۔ چنانچہ خواب میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ جرمن قوم کی طرف سے مطالبہ ہوتا ہے۔ کہ تم ان کو ہمارے حوالے کر دو اس وقت میں خواب میں کہتا ہوں۔ یہ تو بہت تھوڑے ہیں۔ اور دشمن بہت زیادہ ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

"میں قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق قرار دیا ہے"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حلفیہ بیانات

۲۰ رفروری ۱۹۴۴ء کو حضور نے ہوشیارپور کے اس تاریخی مقام پر جہاں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مصلح موعود پیدا ہونے کی بشارت دی تھی تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچانا ہے" (الفضل ۲۴ فروری ۱۹۴۴ء)

۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء کو لاہور میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان جلسے میں تقریر کرتے ہوئے اعلان فرمایا:

"میں اس واحد و قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ اور جس پر افتراء کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اس شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں۔ جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اور توحید دنیا میں قائم ہوگی۔" (الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۴۴ء)

سیّدنا حضرت المصلح الموعود ایّدہ اللہ تعالیٰ کی "زمین کے کناروں تک شہرت"

(از مکرم پرویز پروازی صاحب)

ذیل کا مضمون اس مقالہ کا ایک حصہ ہے۔ جو پرویز پروازی صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ہونے والے آل پاکستان انعامی تحریری مقابلہ کے لئے لکھا اور اول انعام حاصل کیا۔

اسلام کی کسمپرسی اور مخالفین اسلام کے حملوں کو دیکھکر سیدنا حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کے دل میں سوز اور قلق پیدا ہؤا۔ اور آپ اپنے مولیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوئے۔ آپ نے ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر اختیار کیا۔ جہاں آپ نے چالیس دن تک چلہ کاٹ کر اسلام کی صداقت کی خاطر زندہ نشان ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائی۔ اس دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کو اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔

خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنمو ائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا نور آتا ہے۔ نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیا"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہو رہی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے اس پیشگوئی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک عظیم الشان لڑکا عطا فرمایا۔ جس کا نام مرزا بشیر الدین محمود احمد رکھا گیا۔ اور جو اس وقت جماعت کے امام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے خلیفہ ہیں آپ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو بروز ہفتہ بوقت شب قادیان میں پیدا ہوئے اور ۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر مسند خلافت پر متمکن ہوئے آپ پر ۱۲ر مارچ ۱۹۴۴ء کو بمقام لاہور اللہ تعالیٰ نے یہ انکشاف فرمایا۔ کہ آپ ہی وہ مصلح موعود ہیں جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں فرمایا تھا اور یہ کہ آپ ہی کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پھیلے گا۔ میں اس وقت پیشگوئی کے ان الفاظ کو لوں گا کہ "زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائینگی" اور بتاؤں گا کہ یہ الفاظ کس شاندار طریق سے پورے ہو چکے ہیں۔ جہاں تک شہرت کا تعلق ہے دنیا میں اور کئی مشاہیر بھی ہیں۔ کچھ سیاستدان ہیں۔ کوئی ماہر فن ہیں۔ کوئی صاحب علم ہیں اور کوئی اپنی امارت کی وجہ سے مشہور عالم ہیں۔ لیکن یہ شہرت جو صحیح معنوں میں شہرت ہے ایک لاثانی اور لاجواب شہرت ہوگی۔ وہ یہی ہوگی کہ خدا کا مقدس پیغام آپ کے ذریعہ دنیا کے کناروں میں پہنچے گا۔ کسی جگہ آپ خود پہنچیں گے اور کہیں آپ کے خدام اس پیغام مطہر کو لئے وارد ہوں گے۔ پیشگوئی کے ان الفاظ پر غور کرنے سے بھی مرکزی نقطہ یہی معلوم ہوتا ہے

"۔۔۔۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے"۔

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اس پیشگوئی کے تمام الفاظ تبلیغ دین اور خدمت اسلام پر ہی دلالت کرتے ہیں۔ پس زمین کے کناروں تک شہرت پانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ موعود زمین کے کناروں تک خداتعالیٰ کا پیغام پہنچائے گا۔ اور نہ صرف پہنچائے گا بلکہ اس بنا پر وہ یگانہ روزگار ہوگا۔ اور دنیا اس امر کو تسلیم کرے گی کہ یہ عظیم الشان کارنامہ اس برگزیدہ کے ہاتھوں سرانجام پایا ہے۔ دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں جتھے اور برادریاں یہ کام کر دکھانے سے عاجز ہوں گی اور اپنے عجز کا خود اقرار کریں گی۔ گویا محض شہرت ہی نہیں بلکہ وجہ شہرت امتیازی نشان کی حامل ہونے ہوتے اس موعود کی علامتوں میں سے ایک عظیم الشان علامت ہوگی۔

اب اس شہرت کے بھی دو حصے ہیں۔ ایک وہ کہ جو ذاتی طور پر صرف آپ کی ذات کو دنیا میں حاصل ہوئی۔ اور دوسری وہ جو بحیثیت جماعت کا امام ہونے کے آپ کو ملی۔ جماعت کا امام ہونے کے لحاظ سے جو شہرت ہوئی۔ اس کا کچھ اندازہ جماعت احمدیہ کے ان مشنوں سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کر رہے ہیں۔ اور جن کی تفصیل اسی پرچہ میں دوسری جگہ موجود ہے۔ اسجگہ میں حضور ایدہ اللہ کی ذاتی شہرت کے متعلق دنیا کے مختلف اخبارات سے چند اقتباسات درج کرتا ہوں

اخبار اگرہ - ۲۱ر اگست ۱۹۲۳ء

"اب فرقہ احمدیہ کے سردار حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اطال اللہ عمرہٗ ہیں۔ تھوڑے ہی زمانہ میں مذہب احمدیہ دور دراز ممالک میں جا پہنچا ہے اور جا بجا اپنی بنیادوں کو مستحکم کرتا چلا جاتا ہے ہر ملک میں اس مذہب کے مبلغ موجود ہیں"

مشہور مستشرق سر فرانسس ینگ ہسبنڈ صدر سوسائٹی فار پروموٹنگ دی سٹڈی آف ریلیجنز انگلینڈ نے کتاب "ڈان ان انڈیا" میں لکھا:

"زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ ہندوستان میں مسلمانوں میں ایک اصلاحی اور مذہبی تحریک اٹھی ہے۔ ۱۸۹۰ء کے قریب دوران میں ہی یہ تحریک معرض وجود میں آئی۔ اس کی بنا مرزا غلام احمد صاحب نے جیسا کہ انہوں نے خود اس کا اظہار کیا ہے۔ الٰہی منشاء اور حکم کے تحت ڈالی۔ ان کا دعوےٰ تھا کہ وہ مہدی موعود ہیں۔ جن کے آنے کی خبر پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ اور وہ وہی مسیح ہیں جن کی آمد ثانی کی انجیل میں بھی پیشگوئی موجود ہے آپ کے متبعین کے نزدیک اس تحریک کو اسلام سے وہی نسبت ہے جو آغاز کار عیسائیت کو یہودیت سے تھی لیکن احمدیت شجر اسلام کی محض ایک کونپل یا شاخ نہیں بلکہ یہ بذات خود اسلام کا دوسرا نام ہے۔ اس کے بانی نے کبھی یہ دعوےٰ نہیں کیا کہ وہ کوئی نئی کتاب یا شریعت لے کر آئے ہیں۔ ان کا دعوےٰ صرف یہ تھا کہ وہ اسلام اور اس کی تعلیمات کو اسی شکل میں پھر پیش کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ انہوں نے لوگوں سے یہ نہیں کہا کہ وہ اس بات پر ایمان لائیں کہ مسیح کی روح ان میں حلول کر گئی ہے انہوں نے صرف یہ دعوےٰ کیا کہ میں مسیح کی خو بو اور اسکے اوصاف

ہے کہ اس دنیا میں مبعوث ہوا ہوں۔

اگرچہ وہ قادیان جیسے غیر معروف اور چھوٹے سے گاؤں کے رہنے والے تھے۔ اور اسی گمنام جگہ میں رہ کر وہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ ان پر منکشف فرمایا۔ کہ تین سو سال کے اندر اندر تمام مغربی ممالک اسلام کی آغوش میں آجائیں گے۔ اور دوسرے مذاہب کے ماننے والے نہایت قلیل تعداد میں رہ جائیں گے۔

ابتدا ہی سے ان کو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن پھر بھی وہ تحریک جس کی بنا پر انہوں نے اپنے ہاتھ سے ڈالی تھی۔ رفتہ رفتہ بڑھتی جا رہی ہے۔ اس تحریک کے موجودہ امام مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ ہیں۔ ان کے ماننے والوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے۔ اور یورپ ایشیا اور افریقہ کے بہت سے ممالک میں بھی جماعت احمدیہ کی شاخیں قائم ہیں۔"

(ترجمہ) "Dawn in India"
(by sir Frances Young Husband President society for promoting The study of Religions England)

اخبار ڈیلی کرانیکل نیروبی مغربی افریقہ

"جہاں تک مشنریز کی آمد و رفت کا تعلق ہے، "امام" (حضرت امام جماعت احمدیہ) کے مبلغین نے ہوا کا رخ بالکل پھیر کر رکھ دیا ہے۔ پہلے عیسائی مشنری مغرب سے مشرق کی طرف جا رہے تھے۔ اب مبلغین اسلام مشرق سے مغرب کی طرف جا رہے ہیں۔ اسلام کے یہ سپاہی آج کل یورپ میں اسلامی تعلیمات کی تبلیغ و اشاعت کے وسیع انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ یہ تمام مبلغین جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس کے موجودہ امام اور پیشوا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ تمام وہ صداقتیں جو فرداً فرداً دیگر مذاہب میں پائی جاتی ہیں۔ قرآن میں موجود ہیں۔ امام کے مبلغ پہلے ہی سے فرانس۔ برطانیہ۔ اٹلی۔ سپین۔ سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ وغیرہ میں موجود ہیں۔ وہ یورپ میں تبلیغ اسلام کی نئی مہم کا آغاز کرنے کے لئے بالکل تیار بیٹھے ہیں۔"

Daily chronical Nairobi 5th july 1948

۱۹۲۴ء میں لندن میں ویمبلے نمائش کے موقعہ پر تمام مذاہب کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اس موقعہ پر جماعت کی طرف سے متفقہ طور پر یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ حضور خود انگلینڈ تشریف لے جائیں۔ اور مذاہب کی اس عظیم الشان کانفرنس میں اسلام کی برتری پر لیکچر فرما دیں۔ چنانچہ حضور ۱۲ر جولائی ۱۹۲۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس انگلینڈ تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر انگلستان کے اخبارات میں حضور کا جو تذکرہ ہوا۔ وہ بھی حضور کی شہرت کا باعث ہوا۔

چنانچہ مشہور اخبار "ٹائمز آف لنڈن" نے لکھا:۔

"اس وقت سر تھیوڈور مارلیسن جو ڈرہم یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہیں۔ کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے۔ سلسلہ احمدیہ کے امام حضرت مرزا محمود احمدؓ صاحب کو جو مسیح موعود کے خلیفہ ثانی کے لقب سے ملقب ہیں۔ انٹروڈیوس کیا۔ جنہوں نے فرمایا۔ کہ "میں اپنے ملک میں دس یا بارہ ہزار کے مجمع میں چھ چھ گھنٹے تک بولنے کا عادی ہوں۔ لیکن چونکہ مجھے لکھے ہوئے مضامین پڑھنے کی عادت نہیں۔ اس لئے میں اجازت چاہتا ہوں۔ کہ میرے سکرٹریوں میں سے ایک میرا مضمون پڑھ کر سنائے۔

قادیان کا گاؤں جو پنجاب میں واقع ہے۔ اور اس سلسلہ کا مرکز ہے۔ دنیا کے تمام اطراف سے زائرین کھینچ رہا ہے۔ قریباً پندرہ صد آدمی مختلف ممالک سے وہاں آباد ہونے کے لئے چلے گئے ہیں۔ اور قریباً تین صد آدمی روزانہ امام کے دستر خوان پر کھانا کھاتے ہیں۔ مسیح موعود نشانات اور معجزات کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی ہر ایک صفت کا مظہر تھا۔ اور آپ کے موجودہ جانشین نے محض خدا کے فضل سے کئی موقعوں پر اس کے شیریں کلام کو سنا۔ اور اپنی ذات میں یا اپنے ذریعہ دوسرے لوگوں میں خدا تعالیٰ کی صفات کے ظہور کا تجربہ کیا۔"

(Times of London 24 sept 1924)

کرسچن ہیرلڈ اینڈ سائنز آف اور ٹائمز

نے "مشرق کا ایک مقدس انسان مغرب میں" کا عنوان دے کر لکھا:۔

"ان لوگوں میں جو مذہبی کانفرنس میں شمولیت کے لئے آئے ہیں۔ ایک وجود جو نہایت ہی موجب دلچسپی ہے۔ خلیفۃ المسیح امام جماعت احمدیہ کا ہے۔ یہ سلسلہ ایک اسلامی تحریک ہے۔ جو پچاس سال ہوئے انڈیا میں شروع ہوئی۔ خلیفۃ المسیح پینتیس سال کی عمر کے ہیں۔ آپ کا چہرہ ہاتھی دانت کی طرح سفید ہے۔ جس کے ساتھ گھنی سیاہ داڑھی ان کی خوبصورتی اور دلکشی اور بھی بڑھا دیتی ہے۔ وہ ایک زبردست وفد لیکر آئے ہیں۔ یہ خلیفۃ المسیح کا پہلا تجربہ ہے۔ جو ذاتی طور پر انہوں نے مغربی تہذیب کے متعلق کیا ہے۔ اور جو کچھ لندن میں دیکھا ہے۔ اس سے وہ متعجب ہیں۔ جب ان سے پوچھا گیا۔ کہ آج کل کے موسم کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے تو انہوں نے جواب میں فرمایا "میں اس سردی اور بارش سے ذرا نہیں گھبرایا۔ انہوں نے مزید فرمایا ہم یہاں کام کرنے کے لئے آئے ہیں۔ بارش اور بادل کے باوجود ہم کام پر پوری توجہ دیں گے۔

(Christen Harald Signs of our Times. 24 Sept 1924)

اخبار ڈیلی ایکسپریس

"مشرق سے مقدس انسان" کے زیر عنوان لکھتا ہے کہ:۔

"ان نہایت ہی شاندار اجتماعوں میں جو لنڈن میں کبھی ہوئے ایک وہ شاندار اجتماع تھا۔ جو کل امپیریل انسٹیٹیوٹ میں مذاہب کانفرنس کے افتتاح کے لئے منعقد ہوا۔ حاضرین میں سے ایک نہایت ہی ممتاز صورت ہز ہولی نس خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی تھی جو کہ اسلامی سلسلہ احمدیہ کے امام ہیں۔ خلیفۃ المسیح مسیح کی مانند سفید دستار باندھے ہوئے تھے اور آپ کے ہمراہ تیرہ سیکرٹری تھے جو ہندوستان سے آپ کے ساتھ آئے ہیں۔ ان کی پگڑیاں سبز رنگ کی تھیں۔"

Daily Express 23 sept 1924

انگلستان کا دورہ مکمل کرنے کے بعد حضور ۱۸ر نومبر ۱۹۲۴ء کو واپس بمبئی وارد ہوئے۔ قیام انگلستان کے دوران میں مندرجہ ذیل اخبارات نے آپ کے اور آپ کے رفقاء کے فوٹو شائع کئے۔

(۱)	ٹائمز آف لنڈن	۲۵ر اگست	۱۹۲۴ء
(۲)	ڈیلی میل لنڈن	۲۵	" "
(۳)	ڈیلی نیوز	۲۵	" "
(۴)	ایوننگ سٹینڈرڈ	۲۳	" "
(۵)	ڈیلی سکیچ	۲۵	" "
(۶)	ڈیلی گرافک	۲۵	" "
(۷)	ڈیلی مرر	۲۵ر اگست	۱۹۲۴ء

حضور کے بمبئی میں ورود مسعود پر بمبئی کے سب سے کثیر الاشاعت اخبار ٹائمز آف انڈیا نے مندرجہ ذیل اداریہ لکھا:۔

"حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ جو کل اپنے لمبے سفر انگلستان سے واپس تشریف لائے ہیں ہمارے نمائندہ نے ان سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات نہایت ہی دلچسپ اور نئی روشنی دینے والی ثابت ہوئی۔ اس نئی اسلامی جماعت کے امام ایک ذی علم اور روشن دماغ نوجوان ہیں اور انگریزی خوب روانی سے بول لیتے ہیں۔"

("Times of India" 19th Nov 1924)

اب میں جماعتی شہرت کو لیتا ہوں۔ حضور خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو خوش خبری فرمایا تھا کہ ان کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پھیل جائے گا وہ بہت شان کے ساتھ پورا ہو چکا ہے۔ دنیا کے ہر ملک میں جماعت احمدیہ کے مشن قائم ہیں اور دنیا میں کوئی ایسا گوشہ نہیں جہاں یہ خدائے واحد کا مقدس پیغام نہ پہنچا ہو اور یہی سب سے بڑی شہرت ہے۔ کہ آپ کے خدام دنیا کے ہر ملک میں خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ہندوستان سے باہر صرف ایک ہی مشن تھا اور وہ تھا مشن لنڈن۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ میں مختلف ممالک میں تیس کے قریب مشن قائم ہوئے۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عظیم الشان پیشگوئی کے یہ الفاظ کہ:۔

"وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گے۔"

حضرت مصلح موعود کے وجود بابرکت کے ذریعے پوری شان سے پورے ہو چکے ہیں۔ اہل بصیرت کے لئے یہ ایک کھلا نشان ہے۔

اللہ تعالیٰ مصلح موعود کا یہ سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔ اور آپ کو ایک لمبی اور باصحت عمر عطا فرمائے تا دنیا آپ کے فیوض و برکات سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہو سکے۔ آمین ثم آمین۔

جلسہ مصلح موعود

۲۰ر فروری بروز اتوار

۲۰ر فروری کو یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس دن اپنی اپنی جگہ جلسے منعقد کریں۔ اور اس عظیم الشان بشارت کو تفصیل کیساتھ بیان کریں۔ حضرت مصلح موعود کی صحت اور درازی عمر کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں نیز جو فرائض ہم پر عاید ہوتے ہیں ان کی بجا آوری کی توفیق کیلئے بھی اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

اولاد نرینہ - ابتدا حمل میں اسکے استعمال سے لڑکا پیدا ہوتا ہے
قیمت مکمل کورس بیس روپے
دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

پاکستان کے نامور بولر و ٹیسٹ کرکٹر مسٹر خان محمد کی ربوہ میں آمد

اپنے مشفق و مہربان استاد سے ملنے کا شوق انہیں مرکز احمدیت میں کھینچ لایا

ربوہ ۱۷ فروری۔ پاکستان کے نامور بولر و ٹیسٹ کرکٹر مسٹر خان محمد جن کی شاندار بولنگ نے ہندوستان و پاکستان کے چوتھے ٹیسٹ میچ میں پاکستان کو شکست سے بچانے میں بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا کل چناب ایکسپریس میں پشاور سے لائلپور جاتے ہوئے ایک روز کے لئے ربوہ میں اُترے۔ اپنے مشفق و مہربان استاد چودھری محمد عبد اللہ صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر سنٹرل ماڈل ہائی سکول لاہور سے ملنے کا شوق آپ کو یہاں کھینچ لایا۔ آپ کے یہاں پہنچنے کی دیر تھی کہ آپ کی آمد کی خبر آناً فاناً سارے ربوہ میں پھیل گئی۔ — اپنے ایک روزہ قیام کے دوران میں آپ نے مکرم چودھری صاحب کی معیت میں امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضور نے گفتگو کے دوران پاکستان کی مایہ ناز کرکٹ ٹیم اور دوسرے کھلاڑیوں کو تحسین و آفرین کے کلمات سے نوازتے ہوئے فرمایا۔ ہمارے ان کھلاڑیوں نے اپنے کارناموں سے قوم میں حب الوطنی کے جذبات کو بہت فروغ دیا ہے۔ چنانچہ قوم میں ایک نئی امنگ اور نیا جوش پیدا کرنے میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے۔ مسٹر خان محمد بعد میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے

کرکٹ تکنیک کا مظاہرہ

شام کو آپ نے ربوہ کرکٹ کلب اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی کرکٹ ٹیم کے کھلاڑیوں کو کوچنگ کے طور پر اس کھیل کے فنی پہلوؤں سے آگاہ کیا۔ اور مختلف قسم کی بولنگ کا مظاہرہ کر کے اس کی تکنیک کو ان پر واضح فرمایا۔ جب آپ آر سی سی (ربوہ کرکٹ کلب) کے گراؤنڈ میں یہ مظاہرہ فرما رہے تھے۔ تو تعلیم الاسلام کالج کے نوجوان طلباء اور دیگر شائقین کثیر تعداد میں وہاں آجمع ہوئے۔ اس موقع پر آپ نے حاضرین سے خوب گھل مل کر باتیں کیں۔

شاگرد رشید کی سعادت مندی

شام کو ہمارے نمائندے سے ملاقات کے دوران ہشاش بشاش اور قد آور و جسیم خان محمد نے کہا۔ میں پشاور سے لائل پور جا رہا تھا۔ میں نے اس موقع کو غنیمت جانا اور استاذی المکرم جناب چودھری محمد عبد اللہ صاحب سے ملاقات کرنے کے لئے یہاں ٹھہر گیا۔ کیونکہ ان کے نیاز حاصل کئے ہوئے بہت عرصہ ہو گیا تھا۔ مسٹر خان محمد نے فرمایا۔ محترم چودھری صاحب کے مجھ پر بے حد احسانات ہیں۔ آپ نے سنٹرل ماڈل ہائی سکول لاہور میں مجھے بڑی جانسوزی سے پڑھایا ہے۔ میں دن کا اکثر حصہ کرکٹ کی مشق کرنے اور دوسرے گیم کھیلنے میں گذار دیتا تھا۔ اور آپ زائد وقت دے کر اور راتوں کو پڑھا پڑھا کر تعلیم کی کمی کو پورا فرماتے تھے۔

مسٹر خان محمد نے مزید کہا۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کرکٹ کی تفصیلات سے بھی خوب واقف ہیں۔ اور پاکستانی ٹیم کے کھیل کا اخباروں میں بڑی توجہ سے مطالعہ فرماتے رہے ہیں۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے مزید کہا۔ میرے لئے یہ امر اور بھی زیادہ خوشی کا موجب ہوا ہے۔ کہ اس چھوٹے سے نو تعمیر شدہ قصبے میں جو شہروں سے دور الگ تھلگ واقع ہے۔ کرکٹ کا بہت شوق پایا جاتا ہے۔ اس کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے۔ کہ یہاں کئی کرکٹ کلب قائم ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ میں نے آج شام ان کے سامنے بولنگ کا مظاہرہ کر کے اس کی تکنیک کو ان پر واضح کیا۔

کرکٹ کی اہمیت

دوران گفتگو میں آپ نے کرکٹ کے کھیل کی اہمیت اور اس کے لوازمات پر روشنی ڈالتے ہوئے ماہرانہ انداز میں فرمایا۔

"کرکٹ ایک باوقار ورزش ہے۔ جس کے نتیجے میں پھرتی مستعدی اور توانائی انسان میں پیدا ہوتی ہے۔ جہاں تک دماغی اور ذہنی ورزش کا تعلق ہے یہ ہر کھلاڑی سے مشاہدے۔ اندازے ہوشمندی اور حاضر دماغی کا مطالبہ کرتی ہے۔ مزید برآں اس کی اصل اور حقیقی قدر و منزلت اس اخلاقی ڈسپلن اور نظم و ضبط میں مضمر ہے۔ جو اس کی بدولت انسان میں پیدا ہوتا ہے یہ کھیل محنت۔ مشق اور توجہ کے بغیر نہیں سیکھا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کوئی دوسرا کھیل ہمت و استقلال ضبط نفس۔ اعتدال پسندی اور بھائی چارے کے اوصاف کو انسان میں اس درجہ نمایاں نہیں کر سکتا جس درجہ کرکٹ ان اوصاف کو ابھارنے [illegible] اور چمکانے میں ممد ثابت ہوتی ہے"

مسٹر خان محمد اپنے مشفق استاد سے ملنے پر بہت مسرور نظر آتے تھے۔ چودھری محمد عبد اللہ صاحب سنٹرل ماڈل ہائی سکول لاہور کی ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد اب ربوہ میں رہائش رکھتے ہیں اور یہاں جامعہ نصرت میں پروفیسر ہیں۔

مسٹر غلام محمد آج شام کراچی پہنچیں گے

کراچی ۱۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد آج شام یورپ کے دورے سے اسکنڈے نیوین ایئر لائن کے طیارے سے واپس کراچی پہنچ رہے ہیں۔ ان کی آمد بجے ہوگی۔

۶ ترک صحافی کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۷ فروری۔ اناطولیا نیوز ایجنسی کے ڈائرکٹر جنرل ۶ ترکی صحافیوں اور اپنی اہلیہ کے ہمراہ پیر کو روم سے بذریعہ طیارہ کراچی پہنچ گئے۔ وہ جلال بایار کے مجوزہ دورۂ پاکستان کی خبریں ترکیہ کے اخباروں اور ریڈیو کو بھیجیں گے۔ ان میں تین فوٹو گرافر بھی ہیں۔

پانچواں ٹیسٹ میچ چار دن ہی کھیلا جائیگا

لاہور ۱۶ فروری۔ اگرچہ بعض حلقوں کی طرف سے اخباروں کے ذریعہ اس خیال کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان پانچواں ٹیسٹ میچ جو اس ماہ کے آخر میں کراچی میں ہوگا پانچ دن تک جاری رہنا چاہیئے تاکہ میچ فیصلہ کن طریقے پر کھیلا جا سکے۔ لیکن عام خیال یہی ہے کہ پہلے کرطے شدہ پروگرام کے مطابق یہ میچ بھی چار دن ہی کھیلا جائیگا۔ کیونکہ ہندوستانی ٹیم کے دورے کا پروگرام باہمی مشورہ سے انہی لائنوں پر مرتب کیا گیا ہے جن لائنوں پر ۱۹۵۲ء میں پاکستانی ٹیم نے ہندوستان میں میچ کھیلے تھے۔

پاکستان کے نئے دستور کا مسوّدہ تیار ہو گیا

کراچی ۱۷ فروری۔ نہایت باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت کی ہدایات کے مطابق پاکستان کے نئے دستور کے مسودہ کو آخری صورت دیدی گئی ہے معلوم ہوا ہے کہ نئے دستور کے متعلق بنیادی اصولوں کی کمیٹی نے جو سفارشات پیش کی تھیں۔ انہیں معمولی ترمیم کے ساتھ انہیں سفارشات کے مطابق تشکیل دیا گیا ہے۔ ان حلقوں نے نئے دستور کی تفصیلات بتانے سے انکار کر دیا۔ نہ ہی انہوں نے یہ بتایا کہ یہ دستور کس طرز پر بنایا گیا ہے۔ البتہ مرکزی حکومت کے رہنما اس سے پہلے اپنے بیانات میں یہ بات واضح طور پر کہہ چکے ہیں کہ پاکستان کا دستور امریکی اور برطانوی آئین کی آمیزش سے بنایا جائیگا۔ — یہاں یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ پاکستان کے آئندہ آئین کا انحصار حکومت پاکستان کی اپیل کے متعلق فیڈرل کورٹ کے فیصلے پر ہوگا جو مرکزی حکومت مولوی تمیز الدین کی درخواست کے بارے میں سندھ چیف کورٹ کے فیصلے کے خلاف دائر کر رہی ہے۔

پیشگوئی مصلح موعود

بقیہ صفحہ ۵

مگر وہ قوم باوجود اس کے کہ ابھی ایک حصہ اس کا ایمان نہیں لایا بڑے زور سے اعلان کرتی ہے کہ ہم ہرگز ان کو تمہارے حوالے کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہم لڑ کر فنا ہو جائیں گے۔ مگر تمہارے اس مطالبہ کو تسلیم نہیں کریں گے۔ تب میں کہتا ہوں دیکھو

وہ پیشگوئی بھی پوری ہو گئی

اس کے بعد میں پھر ان کو ہدایتیں دے کر اور بار بار توحید قبول کرنے پر زور دے کر اور اسلامی تعلیم کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تلقین کر کے آگے

کسی اور مقام کی طرف

روانہ ہو گیا ہوں۔ اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ اس قوم میں سے اور لوگ بھی جلدی جلدی ایمان لانے والے ہیں۔ چنانچہ اسی لئے میں اس شخص سے جسے میں نے اس قوم میں اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے کہتا ہوں۔ جب میں واپس آؤں گا تو اے عبد الشکور میں دیکھوں گا کہ تیری قوم شرک چھوڑ چکی ہے۔ موحد ہو چکی ہے۔ اور اسلام کے تمام احکام پر کاربند ہو چکی ہے۔ یہ وہ رؤیا ہے جو میں نے جنوری ۱۹۴۴ء مطابق صلح ۱۳۲۳ھ دیکھی اور جو ۵ اور ۶ جنوری کی درمیانی شب بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات کو ظاہر کی گئی۔

(الفضل یکم فروری ۱۹۴۴ء)

ولادت

مجھے اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۰ فروری بروز جمعرات کو لڑکا عطا فرمایا۔ نومولود کا نام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے حفیظ احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ مرزا لطیف احمد دفتر تعمیرات ربوہ